زیر ناف بال

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

مرد وزن کی شرم گاہ اور اس کے گرد اُگنے والے بال زیر ناف کہلاتے ہیں، انہیں صاف کرنا فطرت ہے۔ طبی اعتبار سے کئی فوائد بھی ہیں، ان کی کم سے کم مدت مقرر نہیں، البتہ زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے۔ چالیس دنوں سے تجاوز جائز نہیں۔

❀ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

وُقِّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ، وَنَتْفِ الْإِبِطِ، وَحَلْقِ الْعَانَةِ، أَنْ لَّا نَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیں لینے، ناخن کاٹنے، بغل کے بال اکھاڑنے اور زیر ناف بال صاف کرنے کی آخری حد چالیس دن رکھی ہے کہ اس سے زیادہ تاخیر نہ کی جائے۔''(صحیح مسلم : ۲۵۸)

❀ فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہے:

اَلْأَفْضَلُ أَنْ يُقَلِّمَ أَظْفَارَهٗ وَيُحْفِيَ شَارِبَهٗ وَيَحْلِقَ عَانَتَهٗ وَيُنَظِّفَ بَدَنَهٗ بِالْاِغْتِسَالِ فِي كُلِّ أُسْبُوعٍ مَّرَّةً فَإِنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَفِي كُلِّ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا وَّلَا يُعْذَرُ فِي تَرْكِهٖ وَرَاءَ الْأَرْبَعِينَ ...... وَلَا عُذْرَ فِيمَا وَرَاءَ الْأَرْبَعِينَ وَيَسْتَحِقُّ الْوَعِيدَ .

''افضل یہ ہے کہ ہفتہ میں ایک دفعہ ناخن کاٹے جائیں، لبیں لی جائیں، زیر ناف بال صاف کئے جائیں اور غسل کیا جائے، اگر ایسا نہ کر پائے، تو پندرہ دن بعد کر لے، چالیس دن تک بھی اگر ایسا نہیں کرتا، تو عذر قبول نہیں، بلکہ وعید کا مستحق ٹھہرے گا۔'' (فتاویٰ عالمگیری:١/ ٣٥٧)

۞ علامہ ابن عابدین شامی حنفی ﷫ (١٢٥٢ھ) لکھتے ہیں:

كُرِهَ تَرْكُهُ تَحْرِيمًا وَّلَا عُذْرَ فِيمَا وَرَاءَ الْأَرْبَعِينَ وَيَسْتَحِقُّ الْوَعِيدَ .

''چالیس دن کے بعد بھی زیر ناف صاف نہ کرنا مکروہ تحریمی ہے، ایسا کرنے والا وعید کا مستحق ہو جاتا ہے۔'' (فتاوی شامی:٦/ ٤٠٧)

① نظافت اور ستھرائی کے لئے بہتر ہے کہ پچھلی شرمگاہ کے اردگرد بال بھی صاف کئے جائیں، اگرچہ اس کے بارے میں روایت نہیں ملتی۔

۞ حافظ ابن حجر ﷫ (٨٥٢ھ) لکھتے ہیں:

يُسْتَحَبُّ إِمَاطَةُ الشَّعْرِ عَنِ الْقُبُلِ وَالدُّبُرِ بَلْ هُوَ مِنَ الدُّبُرِ أَوْلٰى خَوْفًا مِّنْ أَنْ يَعْلَقَ شَيْءٌ مِّنَ الْغَائِطِ فَلَا يُزِيلُهُ الْمُسْتَنْجِي إِلَّا بِالْمَاءِ وَلَا يَتَمَكَّنُ مِنْ إِزَالَتِهٖ بِالْاِسْتِجْمَارِ .

''اگلی اور پچھلی دونوں شرمگاہوں سے بال صاف کرنا مستحب ہے، بلکہ پچھلی شرمگاہ سے بال صاف کرنا زیادہ بہتر ہے، کیونکہ خدشہ رہتا ہے کہ ان بالوں کے ساتھ کچھ پاخانہ چمٹا رہ جائے اور ڈھیلا استعمال کرنے سے صاف ہی نہ ہو پائے اور پانی کا استعمال ضروری ہو جائے۔''

(فتح الباري : ١٠/٣٤٣)

❀ علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ (۱۲۵۲ھ) لکھتے ہیں:

اَلْعَانَةُ الشَّعْرِ الْقَرِيبِ مِنْ فَرْجِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ وَمِثْلُهَا شَعْرُ الدُّبُرِ بَلْ هُوَ أَوْلَى بِالْإِزَالَةِ لِئَلَّا يَتَعَلَّقَ بِهِ شَيْءٌ مِنْ الْخَارِجِ عِنْدَ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْحَجَرِ .

''قبل اور دبر کے قریبی بال صاف کیجئے، بلکہ دبر کے بال صاف کرنا زیادہ بہتر ہے، تاکہ ڈھیلا استعمال کرتے وقت وہاں پاخانہ چمٹا نہ رہ جائے۔''

(فتاویٰ شامی: ۲/۴۸۱)

② لوہے کا آلہ یا کریم کا استعمال کیا جائے، ٹریٹ والوں کا پاکی ریزر، جو خشک جلد پر استعمال ہوتا ہے، زیادہ بہتر ہے۔ مرد وعورت کے لئے یکساں مفید ہے۔ اس میں وقت بھی زیادہ صرف نہیں ہوتا۔ زخم لگنے کا اندیشہ بھی نہیں ہے، خصوصا شوگر کے مریضوں یا بڑے پیٹ والوں کے لئے آسانی ہے۔ اس کا یہ فائدہ بھی ہے کہ جلد کا کلر بھی خراب نہیں ہوتا، کریموں میں ایسے کیمیکل ہوتے ہیں، جو جلد کو داغدار کر دیتے ہیں۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

الْفِطْرَةُ خَمْسٌ، أَوْ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ .

''پانچ چیزیں فطرت ہیں؛ ختنے کروانا، لوہے کا استعمال (زیر ناف کی صفائی کے لئے)، بغل کے بال اکھاڑنا، ناخن کاٹنا اور مونچھیں پست کرنا۔''

(صحيح البخاري: ٥٨٨٩، صحيح مسلم: ٢٥٧)

③ اگر بیماری یا عذر کی وجہ سے زیر ناف صاف نہیں کر سکتا، تو گناہ گار نہیں،

کیونکہ وہ مکلّف نہیں۔ اپنی بیوی، بھائی یا ملازم سے یہ بال صاف نہیں کروانے چاہئیں، کیوں کہ اس میں ان کے لئے خفت اور پریشانی ہے، ضابطہ یہ ہے:

اَلضَّرَرُ الْأَشَدُّ یُزَالُ بِالضَّرَرِ الْأَخَفِّ .

''کم تر نقصان کو گوارا کرتے ہوئے بڑے نقصان سے بچا جائے گا۔''

زیرناف بال صاف کروانا بڑی پریشانی ہے، بال صاف نہ کرنے سے۔

④ زندگی کی امید باقی نہ رہے تو، جسم کے بال صاف کر لینا چاہئے۔

❁ سیدنا خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ نے کیا تھا، آپ کفار کی قید میں تھے، انہیں بتایا گیا کہ آپ کو سولی چڑھا دیا جائے گا:

اسْتَعَارَ مُوسٰی مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ لِیَسْتَحِدَّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ .

''تو انہوں نے حارث بن عامر کی ایک بیٹی سے استرا مستعار لیا تا کہ زیرناف صاف کر لیں۔'' (صحيح البخاري : ٤٠٨٦)

بعضے غافل بالوں کے شرعی احکام سے واقف نہیں ہوتے، جن بالوں کو صاف کرنا حرام اور باعث لعنت ہے، انہیں صاف کر لیتے ہیں اور جن بالوں کو صاف کرنا ضروری ہے، انہیں صاف نہیں کرتے۔ کتنے ہی لوگ کہ اس حالت میں انہیں موت آ جاتی ہے، بعد میں لواحقین ان کے بال صاف کرتے ہیں، حالاں کہ ایسا کرنا مناسب نہیں، کیونکہ وہ دار التکلیف سے نکل چکا ہے، اسے فائدہ نہیں اور ان کے لئے خوامخواہ کی پریشانی ہے۔

⑤ خصیتین کے بال بھی تلف کرنے چاہئیں۔

⑥ بعض لوگ ناف سے لے کر گھٹنوں تک بال اتار لیتے ہیں، یہ محض تکلف ہے۔

⑦ غیر ضروری بال بائیں ہاتھ سے صاف کرنے چاہئیں، مجبوری کی صورت

میں دایاں ہاتھ بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

⑧ زیر ناف بال اتارنے کے بعد غسل اختیاری ہے، مشروع نہیں۔

⑨ عوام میں یہ نظریہ بھی پایا جاتا ہے کہ بال اتارنے کی شرعی حد گزر جائے تو کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے، اس پر کوئی دلیل نہیں۔ البتہ حد گزر جائے، تو گناہ گار ضرور ہو گا۔

⑩ بامر مجبوری زیر ناف بال کاٹے بھی جا سکتے ہیں، مونڈنا مسنون ہے۔